حافظ عبدالحمید عامر

ولا تتبعوا السبل فتفرق بكم عن سبيله!

فرقہ واریت کیا ہے اور اس کا خاتمہ کیوں کر ممکن ؟

حکومت تحفظ ناموس صحابہؓ کے لیے ٹھوس اقدام کرے !

موجودہ حکومت نے فرقہ واریت کے خاتمہ کا نعرہ خوب اچھالا ۔ بلکہ اسے اپنا ٹارگٹ قرار دیا اور اس سلسلہ میں اپنی کارگزاریوں ، کامیابیوں کا پرچار بڑی شدو مد سے کیا ہے ۔ جب کہ عملاً وہ مساجد کے سپیکروں پر جزوی پابندی عائد کرنے کے سوا کچھ نہیں کرسکی ؟ چنانچہ مذہبی اور سیاسی فرقہ واریت کی بناء پر جتنے قتل اس دور حکومت میں ہوئے ہیں ، سابقہ دور میں اس کی مثال نہیں ملتی ۔

فرقہ واریت کو کوئی بھی شخص پسند نہیں کرتا اور ہر شخص اس سے نالاں ہے ، مگر طرفہ تماشہ یہ کہ سیاسی فرقہ واریت کو ملک میں قانونی حیثیت حاصل ہے اور مسلسل نقصانات اٹھانے کے باوجود سیاسی گروہ بندیوں کو پالنے کے لیے اس قدر لاڈ لڈائے جارہے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے ۔۔۔ میر کے اس شعر کے مصداق ۔

میر کیا سادہ دل ہیں کہ بیمار ہوئے جس کے سبب
اسی عطار کے لونڈے سے دوا لیتے ہیں

چنانچہ جب سیاسی فرقہ واریت (جمہوریت) اس ملک کا اساسی قانون ٹھہرا تو سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر مذہبی فرقہ واریت کا قصور کیا ہے اور حکومت کو اس سلسلہ میں مبتلائے تشویش ہونے کی ضرورت ؟ ۔۔۔ اصحاب فکر و دانش کے لیے یہ نکتہ یقیناً قابل غور ہے ، بالخصوص اس لیے کہ بے گناہ انسانی جانوں پر سیاسی فرقہ واریت کی "نوازشات" مذہبی فرقہ واریت کی نسبت کہیں زیادہ ہیں ۔

بہرحال بایں حیرت و تعجب حکومت کو تمام تر دلچسپی مذہبی فرقہ واریت سے ہے مگر مشکل یہ ہے کہ کار پردازان حکومت کو کے معنے ہی معلوم نہیں ۔۔۔ وجہ یہ کہ وہ مذہبی تعلیمات سے

کوسوں دور ہیں، ورنہ فرمان باری تعالیٰ اس بارے میں بڑا واضح ہے کہ " و ان ھذا صراطی مستقیماً فاتبعوہ ولاتتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ ۔ ذلکم وصکم بہ لعلکم تتقون ۔ (الانعام، ۱۵۴)

اور یہ کہ میرا سیدھا راستہ (صراط مستقیم) یہی ہے تم اسی پر چلو اور اس کے علاوہ دیگر راستوں کی پیروی مت کرنا، ورنہ تم (فرقہ بندی میں مبتلا ہوکر) اللہ کے راستے سے الگ ہو جاؤ گے ۔ اس بات کا اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تاکہ تم پرہیزگار بنو !

معلوم ہوا کہ کہ فرقہ بندی کی روک تھام صرف اور صرف صراط مستقیم کی اتباع سے ممکن ہے ۔ جب کہ اسی صراط مستقیم کو چھوڑ دینے سے فرقہ واریت جنم لیتی ہے ۔ اب اگر قرآن کریم ہی سے صراط مستقیم کی تعریف بھی معلوم کرلی جائے تو مقصود روز روشن کی طرح عیاں ہے ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے " الم اعھد الیکم یابنی آدم ان لا تعبدوا الشیطن انہ لکم عدو مبین ۔ و ان اعبدونی ھذا صراط مستقیم (یٰس :- ۶۰ ۔ ۶۱)

اے بنی آدم ! کیا میں نے تمہیں تاکید نہیں کی تھی کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرنا، بلاشبہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے ۔ اور یہ کہ تم میری عبادت کرنا ۔ یہی صراط مستقیم ہے !

جب کہ اس سورۂ یٰس کی ابتداء میں ارشاد ہوا ۔

(یٰس ۔ والقرآن الحکیم ۔ انک لمن المرسلین ۔ علی صراط مستقیم) (یٰس ، ۱ ۔ ۴)

یٰس ! قسم ہے قرآن حکیم کی ! بلاشبہ آپؐ رسولوں میں سے ہیں ۔ صراط مستقیم پر !

اول الذکر آیات میں سے پہلی آیت میں شیطان کی عبادت سے منع کیا گیا ہے ۔ شیطان کی عبادت کوئی بھی نہیں کرتا، ظاہر ہے کہ اس سے مراد اس کے احکام کی تعمیل ہے، جس سے روک کر (دوسری آیت میں) اللہ تعالیٰ کی عبادت اور احکام الٰہی کی اتباع کی دعوت دی جارہی ہے ۔ اور اسی کو صراط مستقیم قرار دیا گیا ہے ـــــ جبکہ مؤخر الذکر آیات میں صراط مستقیم پر گامزن ہونے کی گارنٹی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی گئی ہے ۔ یوں اللہ تعالیٰ کی خالص عبادت اور اس کے احکام کو سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق بجالانا صراط مستقیم کی جامع و مانع قرآنی تعریف ہے ۔ بالفاظ دیگر جسے ہم اتباع کتاب و سنت کا نام دے سکتے ہیں ۔ یہی وہ اصل الاصول ہے جس کے ہم پابند

ہیں ، اور باقی سب فرقہ واریت ، کہ جس کے ڈانڈے شرک ایسے ناقابل معافی جرم سے جا ملتے ہیں ۔ (ولا تکونو ا من المشرکین۔ من الذین فرقوا دینھم وکانوا شیعاً ۔ کل حزب بما لدیھم فرحون)

(الروم، ۳۱ ۔ ۳۲)

اور مشرکین میں سے نہ ہونا ۔ یعنی ان لوگوں سے کہ جنھوں نے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا اور فرقے فرقے ہوگئے ۔ سب فرقے اسی سے خوش ہیں جو ان کے پاس ہے !

اب ایک شخص وہ ہے جو خالصتاً کتاب وسنت کی اتباع کی دعوت دیتا ہے اور اس راہ میں ہر ممکن جدوجہد کو اپنا فرض منصبی خیال کرتا ہے ۔ جب کہ ایک دوسرا شخص اس کے آڑے آتا اور اس کے مقابلے میں اپنی تمام تر توانائیاں صرف کرتا ہے ـــ ظاہر ہے کہ یہ دونوں برابر نہیں ! ـــ ان میں سے ایک حق کا داعی ہے اور دوسرا اعراض عن الحق کا مجرم ! ایک اصل کا متبع اور دوسرا فرقہ واریت کا عامل و مرتکب ـــ ایک کا مشن وہ ہے جو حضرات انبیاء و رسلؑ کا مشن رہا ہے اور دوسرے کا رویہ وہ جو مخالفین حق کا شیوہ رہا ہے ! ـــ پہلا اگر اس راہ میں زور بازو یا قوت گفتار سے کام لیتا ہے تو یہ جنگ و جدل بھی جہاد ہے اور دوسرا اگر اس کے درپے آزار ہوتا ہے تو بلاشبہ یہ فساد ہے ـــ چنانچہ ہونا تو یہ چاہیے کہ پہلے کی حوصلہ افزائی کی جائے اور دوسرے کی حوصلہ شکنی ! ـــ ایک سے تعاون کرنا رب کی رضا مندی کا باعث ہے اور دوسرا اگر باز نہ آئے تو اسے ہر ممکن طریقہ سے روک دینا مسلمان حکومت کا فرض ! ـــ لیکن اس کے برعکس اگر حق کو پابند کردیا جائے اور ناحق کو ابھرنے کا موقع دیا جائے تو یہ ناانصافی اور عاقبت نا اندیشی ہے ـــ اور اگر دونوں کو فرقہ واریت کا مجرم قرار دے کر دبا دیا جائے اور اس کا نام فرقہ واریت کا خاتمہ یا امن و امان کا قیام رکھ دیا جائے تو یہ حماقت بھی ہے اور فرائض سے پہلو تہی بھی! یہ ممکن ہے کہ امن و امان کے اس علمبردار پر اس دنیا میں داد و تحسین کے ڈونگرے برسیں لیکن " یوم الدین" کو " مالک یوم الدین" کے سامنے یقیناً وہ مجرموں کی صف میں کھڑا سزا سنائے جانے کا منتظر ہوگا !

ماہ محرم الحرام ہمارے ملک میں ہر سال شیعہ سنی فسادات کا پیغام لاتا ہے ـــ حکومت نے جب فرقہ واریت کو ختم کرنے کا نعرہ بلند کیا تو اس وقت بھی اس کا اصل ہدف شیعہ سنی تصادم کی روک تھام تھا ، اور آج بھی یہی مسئلہ سر فہرست ہے ـــ ہم عرض کرچکے ہیں کہ کتاب و سنت کی

اتباع ہی اصل ہے جب کہ باقی سب فرقہ واریت ! ــــ چنانچہ سنیوں کو اگر کتاب ملی تو وہ بھی صحابہ کرامؓ کے ذریعے، اور اس سنت رسولؐ سے آگاہی ہوئی تو بھی انھی پاکباز ہستیوں کے وساطت سے ــــ یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ان کے نزدیک نہ صرف لائق احترام، واجب التکریم، بلکہ مثالی مومن ہیں جبکہ شیعہ کے نزدیک نہ صرف وہ مومن و مسلمان نہیں، بلکہ لائق طعن و تشنیع اور واجب التبراء ہیں، جس کے وہ جارحانہ مرتکب ہوتے ہیں اور یہی فساد کی اصل جڑ ہے ــــ سطور بالا سے یہ بات واضح ہے کہ اس سلسلہ میں حکومت کا رویہ کیا ہونا چاہیے ؟ ــــ لیکن اس کے برعکس آج تک ہوتا چلا آرہا ہے کہ ہر سال محرم الحرام میں سنیوں کو دبا کر شیعہ کو سب وشتم صحابہؓ کی کھلی چھٹی دے دی جاتی ہے ۔ جس کا منطقی اور واجبی نتیجہ یہ ہے کہ حکومت خود فرقہ واریت پھیلانے کی اولین مجرم ہے ــــ اندریں صورت فرقہ واریت کے خاتمہ کی مہم چہ معنی دارد ؟ اور اگر وہ شیعہ سنی دونوں کو ایک ہی لاٹھی سے ہانک کر پابند سلاسل کرتی ۔ اور اسے فرقہ واریت کے خاتمہ یا امن و امان کا قیام کا نام دیتی ہے تو یہ ایک بچگانہ، فضول حرکت ہے ــــ کیوں کہ جب تک تحفظ ناموس صحابہؓ کے لیے کوئی ٹھوس اقدام نہیں کیا جاتا، یہ فسادات بہر حال ہوتے رہیں گے ۔

کار پردازان حکومت آخر خود بھی مسلمان ہیں ۔ چنانچہ اگر وہ قرآن و حدیث کو مقدس خیال کرتے، صحابہ کرامؓ کو واجب الاحترام جانتے اور روز قیامت پر یقین رکھتے ہیں تو انھیں اس سلسلہ کی اپنی ذمہ داریاں پہچاننا چاہییں ــــ ورنہ وہ یہ سوچ لیں کہ کل کو رب کے سامنے وہ اپنے اس رویہ کی صفائی کس طرح پیش کرسکیں گے ؟ ؟ ؟

وما علینا الا البلاغ

قلمی معاونین سے درخواست

قلمی معاونین سے درخواست ہے کہ وہ مضامین خوش خط، واضح، ایک سطر چھوڑ کر، اور کاغذ کے ایک جانب لکھا کریں ۔ حوالہ جات کی فہرست آخر میں دیا کریں ۔ شکریہ

نوٹ: ادارہ کے متعلق خط و کتابت کے لیے اپنا خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ۔